بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۷

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۹ وفا ۱۳۴۶ ہش ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۹ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۵۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بخیریت کراچی پہنچ گئے

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کراچی سے ۷ رجولائی (بذریعہ فون) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز معہ اہل قافلہ مورخہ ۷ رجولائی کو بارہ بجے دوپہر بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

رسومات کے خلاف اعلان جہاد

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ رجون کو رسومات کے خلاف اعلان جہاد فرماتے ہوئے احمدی مستورات کو خطاب فرماتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا شعبہ اشاعت اسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر رہا ہے۔ یہ ٹریکٹ مفت تقسیم کیا جائے گا اور پوری کوشش کی جائیگی کہ ہر احمدی گھرانہ تک کم از کم ایک ٹریکٹ ضرور پہنچا دیا جائے۔ تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران فوراً اطلاع دیں کہ ان کے شہروں میں کتنے ٹریکٹوں کی ضرورت ہوگی۔

جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کے پریذیڈنٹوں یا مربیوں کی خدمت میں میری گزارش ہے کہ وہ وہاں کے احمدی گھرانوں سے مطلع فرمائیں ان کی خدمت میں ٹریکٹ بھجوا دیئے جائیں گے وہ اسے ہر احمدی گھرانہ تک پہنچا دیں۔

بہت سی عورتیں ناخواندہ ہوتی ہیں خصوصاً گاؤں کی اس لئے دیہات کی لجنات کی عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ اپنے اجلاسوں میں بار بار اس کو سنائیں۔ اسی طرح جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کے پریذیڈنٹ یا مربی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ضرور پڑھ کر سنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شامل ہوں۔ تمام رسومات کو اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ سے باہر نکال پھینکیں تا شیطان کا کوئی تسلط ہم پر نہ رہے اور خالص توحید کا قیام ہمارے دلوں ہماری روح ہمارے گھروں۔ ہماری نسلوں اور ہمارے معاشرہ میں ہو جائے۔ آمین اللّٰھُمَّ آمین۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ رجولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں تربیت کی اہمیت واضح کر کے احباب کو اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا صحیح عملی نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں بالخصوص مرکز سلسلہ میں رہائش رکھنے والے احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بہت پُراثر انداز میں توجہ دلائی۔

مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید ربوہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے فرزند مکرم کریم اللہ صاحب (جو آج کل نوکس ول امریکہ میں ہیں) کو پچھلے دنوں کار کا شدید حادثہ پیش آیا جس میں کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور مکرم کریم اللہ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی جانیں معجزانہ طور پر بچ گئیں۔ مکرم کریم اللہ صاحب کو چہرہ پر زخم آئے ہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو پیٹ پر چوٹ لگی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنے فضل سے بانیل مرام واپس لائے آمین

انصار اللہ کے قائمقام صدر اور قائمقام نائب صدر کا تقرر

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری تک کے عرصہ کے لئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا قائمقام صدر اور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کو قائمقام نائب صدر مقرر فرمایا ہے۔

(دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اسلام کی ترقی اور غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ کریں

تحریک جدید کے دفتر سوم میں تمام احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کو حصہ لینا چاہیئے

والدین کو چاہیئے کہ وہ چندہ وقف جدید کی اہمیت بچوں پر واضح کریں تاکہ ہر احمدی بچہ شوق سے اس میں حصہ لے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء

مرتبہ ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

وہ سکیم

جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا تھا اور جو جماعت میں جاری کرنا چاہتا ہوں وہ قریباً ساٹھ ستر حصوں پر منقسم ہے۔ اگر میں اس مضمون کو آج کے خطبہ میں شروع کروں تو پہلے حصے اور بعد کے حصوں میں کئی ہفتوں کا فرق پڑ جائے گا۔ اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یورپ کے سفر سے واپسی پر جماعت کے سامنے میں اپنی سکیم کو رکھوں گا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ اس وقت میں بعض دیگر نہایت ضروری امور کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں

میں نے جماعت کی توجہ اس طرف پھیری تھی اور تلقین کی تھی کہ وہ

قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ

کریں۔ جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک طرف ہم اپنے نفسوں پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے۔ اور دوسری طرف ہم عملاً اس بات میں شیطان کے مدد بن رہے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ میں التوا پڑ جاتے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک نے ادا کرنا ہے۔

باہر سے جو اطلاعات آ رہی ہیں ان سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں اور بہت سی جماعتوں کے بعض افراد قرآن کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی عملاً وہ قدر کر رہے ہیں جو قرآن کریم کا حق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بعض جماعتوں کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ اور قریباً ہر جماعت کے بعض افراد کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ وہ اس فریضہ کی اہمیت کو ابھی تک سمجھ نہیں سکے اس لئے میں آج مختصر الفاظ میں پھر اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس بات کی طرف کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں، یہ کوئی معمولی فریضہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور جس کی طرف آپ کو میں نے توجہ دلائی ہے بلکہ فرائض میں سے ایک بنیادی فریضہ ہے۔ اگر ہم یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت آخری شریعت ہے۔ ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جس کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی۔ تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمیں اپنے رب کی طرف سے ملنا تھا وہ مل چکا۔ اگر ہم خدا کے اس عطیہ کی قدر نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرنے والے ہوں گے۔

پس

اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے

خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے تو خود بھی قرآن شریف کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ

احمدی مستورات پر بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے

کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمہ ہے پھر وہ مال جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے

مگر اپنے بچّے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے۔ اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنی جانتی ہے مگر اپنے بچّوں کو وہ معانی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی۔ اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں ہے۔

دوسری اور تیسری چیز جس کی طرف آج مَیں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

تحریک جدید کا دفتر سوم اور وقفِ جدید

ہیں جو بچّوں میں تحریک کی گئی تھی۔ یہ دو باتیں ہیں۔

دفتر سوم کی طرف بھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچّے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیّت کو سمجھا ہی نہیں اور اس کی برکات سے وہ واقف ہی نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں۔ ان ضرورتوں کے پیشِ نظر ان پر جو ذمّہ داری عاید ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں۔

پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچّے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمّہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

مَیں نے یہ کہا تھا کہ وقفِ جدید میں

اگر ہمارے بچّے دلچسپی لینے لگیں

اور صحیح معنے میں دلچسپی لینے لگیں۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا مالی بار ہمارے بچّے بڑی آسانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن بچّے اپنی نا سمجھی کی وجہ سے کیونکہ ان میں سے بہتوں کی عمر ہی ایسی ہے جو اس ذمّہ داری کو سمجھ ہی نہیں سکتی۔ لیکن بہت سی مائیں اپنی جہالت کی وجہ سے بچّوں کو اس طرف متوجہ نہیں کر رہیں۔ لجنہ کی یہ رپورٹ ہے کہ بہت سی مائیں ربوہ میں بھی ایسی پائی جاتی ہیں جن کو احساس ہی نہیں ہے کہ ان کے بچّوں کو وقفِ جدید کے مالی بار کے اٹھانے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو بچّہ روپیہ یا ڈیڑھ روپیہ یا اٹھنی یا چونّی گندی چیزوں کے کھانے پر صرف کرتا اور صحت کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ اگر اس کو اس طرف متوجہ کیا جائے کہ یہ چند آنے تم وقفِ جدید میں دو اور اس طرح اپنی روحانی صحت کے بنانے کی کوشش کرو اور وقفِ جدید کی اہمیت ان پر واضح کی جائے۔ اور احمدی بچّے کی جو شان ہے اور اللہ تعالےٰ اسے جس مقام پر دیکھنا چاہتا ہے وہ شان اور وہ مقام اسے اچھی طرح سمجھایا جائے۔ اس زبان میں جس زبان میں کہ بچّہ سمجھ سکتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا بچّہ بھی اگر اس کی زبان میں بات کی جائے تو بڑی گہری باتوں کو بھی سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس کی زبان میں بات کی جائے۔ سادہ طریقہ سے اس کو سمجھایا جائے تو وہ سمجھ سکتا ہے بلکہ بعض بوڑھوں سے بعض دفعہ بعض بچّے زیادہ جلدی سمجھ جاتے ہیں اور زیادہ شوق سے اپنی ذمّہ داری کو نباہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن نہ مائیں اس طرف متوجہ ہیں اور نہ باپوں کو کچھ خیال ہے کہ ہم اپنی ذمّہ داری کو نباہیں۔

اس وقت تک مَیں سمجھتا ہوں کہ جو ذمّہ داری مَیں نے وقفِ جدید کے سلسلہ میں احمدی بچّوں پر ڈالی تھی جماعت کے احمدی بچّوں میں سے ابھی ۲۰ فیصدی بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمّہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں باقی

اسّی فیصدی بچّے جماعت کے ایسے ہیں

کہ جو اپنی ذمّہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچّوں کے لئے خدا کی رضا کی جنّت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو!! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنّت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچّے اس جنّت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کریگا جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمّہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں۔ اور بچّوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچّہ اٹھنی دے مگر مَیں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

ہر بچّہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے

اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک پیسہ دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دونّی دے سکتا ہے۔ چونّی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہیئے ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے۔

پس اپنی نسلوں پر رحم کرو اور اپنے بچّوں سے اس محبت کا اظہار کرو جو ایک مسلمان ماں اپنے بچّے سے کرتی ہے اور اس پیار کا اس سے سلوک کرو جو ایک مسلمان باپ اپنے بچّے سے کرتا ہے اور ان بچّوں کے دل میں سلسلہ کے لئے قربانیوں کا شوق پیدا کرو اور ان کے دل میں یہ احساس پیدا کرو کہ خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسان کو بہر حال جدّوجہد اور کوشش کرنی پڑتی ہے اس کے بغیر خدا تعالےٰ کی رضاء حاصل نہیں ہوتی۔ اگر انسان خدا کی راہ میں قربانیاں نہ دے تو اس کے نتیجہ میں شیطان تو خوش ہو سکتا ہے مگر خدا خوش نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے ✦

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

اِسلامی اخلاق اور ان کی اہمیّت

(مکرم حمید رعلی صاحب ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

ایجابی اور سلبی اخلاق

پھر کچھ اخلاق ایجابی اور کچھ سلبی ہوتے ہیں نفس انسانی میں ایسی قوت اور ایسے ملکہ کا قیام جو حسنِ عمل کا باعث بنے یہ ایجابی صفت ہے اور جو سوءِ عمل سے باز رکھنے کا باعث ہو فضیلت سلبی ہے۔ مثلاً امید ایک ایجابی صفت ہے کیونکہ یہ صاحب امید کو جادۂ زندگی پر تیز تر گامزن ہونے پر آمادہ کرتی ہے اس کے برعکس "زُہد" ایک سلبی صفت ہے اس لئے کہ وہ انسان کو تجاوز حدود شرعیہ سے باز رکھتی ہے اور سادہ زندگی پر راضی رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

ذاتی، عائلی اور عمومی اخلاق

کچھ اخلاق ذاتی، عائلی اور عمومی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں۔ ذاتی اخلاق کا تعلق انسان کے اپنے دل سے ہوتا ہے۔ ان اخلاق کی پابندی سے سادگیٔ گفتار اور پاکیزگیٔ نفس کو تقویت ملتی ہے۔ مثلاً نشاط، خیالات کی پاکیزگی، محنت کی عادت اور نفاست وصفائی وغیرہ کا خیال رکھنا یہ سب امور انسان کے ذاتی اخلاق پر مبنی ہوتے ہیں۔

عائلی اخلاق: ذاتی اخلاق کے بعد ایسے اخلاق کا دائرہ شروع ہوتا ہے جن کا تعلق براہِ راست بعض دوسرے قریبی رشتہ داروں سے ہوتا ہے ان اخلاق کا دائرہ بہت وسیع ہے انسان کے اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے حسنِ سلوک کو عائلی اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

عمومی اخلاق

اپنے گھر اور رشتہ داروں کے دائرہ سے نکل کر انسان کے تعلقات کا حلقہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ اب اس کے ماحول میں اپنے بھی ہیں بے گانے بھی۔ دوست بھی ہیں دشمن بھی افسر بھی ہیں اور ماتحت بھی۔ اس قسم کے تمام تعلقات کو اپنی اپنی جگہ خوشگوار رکھنا عمومی اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔

اخلاقِ عامہ اور اخلاقِ خاصہ

اخلاق باعتبار سودمندی اور خوبی کے دو قسم کے ہیں۔ اخلاقِ عامہ اور اخلاقِ خاصہ۔

اخلاقِ عامہ سے وہ اخلاق مراد ہیں جن کا ظہور طبعی تقاضوں کے مطابق ہوتا ہے ان میں کوئی خصوصیت نہیں ہوتی جیسے سچ بولنا ایک عام خلق ہے کیونکہ اس کی ضرورت عام طور پر محسوس ومشہود ہے لیکن کسی آزمائش کے وقت جبکہ سچ بولنے سے عزت وناموس معرضِ خطرہ میں ہو اس وقت سچ بولنے اور سچائی پر قائم رہنے کی صفت "خلق خاص" ہے۔

سماجی اخلاق اور سیاسی اخلاق

بہت سے عمدہ اخلاق ایسے ہیں جن کا تعلق باہمی لین دین سے ہے مثلاً تجارتی کاروبار انسان کی ترش روئی اور تندمزاجی کا متحمل نہیں ہے بلکہ اس میں نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بخل، جھوٹ اور فریب دہی سے تو تجارت بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

سیاسی اخلاق

اسی طرح کچھ اخلاق کا تعلق والیانِ ریاست اور دیگر حکام سے ہے کہ وہ عدل وانصاف سے کام لیں رعایا کی حاجت براری کی طرف توجہ دیں اور ان پر ظلم نہ کریں وغیرہ۔

اخلاق کی مختلف صورتوں پر محاکمہ کرتے ہوئے یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ اخلاق دفع شر اور کچھ ایصال خیر سے بھی متعلق ہوتے ہیں۔ دراصل یہ اخلاق کی ایسی قسم ہے جو تمام انسانی افعال پر حاوی ہے۔

یہ تمام اخلاق جو اخلاق کی مختلف انواع کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں۔ اسلام نے ان کے متعلق کہیں مجمل اور کہیں مفصّل تعلیم دی ہے جنہیں میں نے بخوف طوالت ذکر نہیں کیا ظاہر ہے کہ سات آٹھ ہزار الفاظ کا یہ مقالہ ایسی تفصیلات کا مشکل ہی متحمل ہو سکتا ہے تاہم اس کی افادیت کے پیشِ نظر صرفِ نظر بھی کافی نہیں اسلئے چند اہم اور ضروری اخلاق کا مختصر ذکر دوسرے باب میں کیا گیا ہے۔

دوسرا باب

اخلاق کی اقسام

اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ سیّئہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں اخلاق کی یہی تقسیم بیان کی ہے۔ اخلاق کی یہ تقسیم بلحاظ فضیلت ورذالت ہے۔

اخلاقِ حسنہ کی تعریف

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اخلاقِ حسنہ انسانی طاقتوں کو عقل کے ماتحت استعمال کرنے کا نام ہے بعض کے نزدیک اخلاقِ حسنہ وہ افعال ہیں جو انسان کو حقیقی خوشی پہنچاتے ہیں اور بعض کے نزدیک اخلاقِ حسنہ ان افعال کا نام ہے جو عقل اور شریعت کے ماتحت سرزد ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ حسن خلق کی حقیقت جود وکرم کی بہتات، ایذاء دہی سے پرہیز اور مصائب وتکالیف کی برداشت میں مضمر ہے بعض نے کہا ہے رذائل سے پاک اور فضائل سے مزین رہنے کا نام حسن خلق ہے۔ بعض صوفیاء کے نزدیک "جو افعال عقل اور شریعت کے ماتحت کئے جائیں وہ اخلاقِ حسنہ ہوتے ہیں"۔ (بحوالہ منہاج الطالبین ص۲۸)

علامہ زبیدی رح خلق کو نفس انسانی کی ایک ہیئت اور حالت قرار دینے کے بعد فرماتے ہیں:-

"اگر یہ حالت وہیئت ایسے نہج واسلوب پر قائم ہے کہ اس کے ذریعہ صادر شدہ اعمال عقل وشرع کی نگاہ میں اعمال حمیدہ ومحمودہ ہیں تو اس کا نام "حسن خلق" ہے ...... اگر کبھی کبھی نفس سے کسی عمل کا صدور ہو بھی جائے مگر نفس میں وہ راسخ اور ثابت نہ رہے تو وہ حسن خلق نہیں کہلائے گا...... حسن خلق تو جبھی کہلا سکتا ہے کہ وہ نفس میں اس طرح پیوست ہو جائے کہ فکر ونظر اور مشقت وتکلیف کا سوال ہی باقی نہ رہے اور وہ نفس کے لئے فطرت اور طبیعت ثانیہ بن جائے۔"

(شرح احیاء العلوم جلد ۷)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خلق حسن کی تعریف میں لکھا ہے:-

"حسن خلق اس کا نام ہے کہ وہ تمام بری عادتیں ترک کر دی جائیں جن کی تفصیلات شرع نے بیان کر دی ہیں اور ان سے ایسا ہی پرہیز کیا جائے جیسا کہ عام نجاستوں سے کیا جاتا ہے اور ان کے مقابلہ میں تمام اچھی عادتوں کو اس طرح اپنا لیا جائے کہ طبیعت ان کی طرف ایک گونہ کشش اور شوق محسوس کرنے لگے اور تمام بُری عادتوں سے نفور ہو کر ہر وقت ان ہی کے درپے ترجیح دینے میں خوشی اور تسکین پائے۔"

(دبستان ص۲۷)

دراصل اخلاقِ حسنہ وہ افعال ہیں جو عقل اور شریعت کے مطابق ہوں اور صاحبِ اخلاق انہیں ارادہ اور اختیار سے کرے اور وہ اعمال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اسکی صفات کے مظہر ہوں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ اسکی پاکیزہ صفات کو اپنے اندر پیدا کرے اور اسکی صفات کو اپنائے پس جو اعمال یا افعال صفاتِ الٰہیہ کے مطابق ہوں گے وہی اچھے اخلاق کہلائیں گے۔

اخلاق حسنہ اور اسلام

اسلام ہر حال میں اخلاقِ حسنہ یا اخلاقِ فاضلہ کے رنگ میں رنگین ہونے پر زور دیتا ہے کیونکہ حسن اخلاق ہی ساری روحانی ترقیات کا زینہ ہے۔ قرآن مجید مذہبی، مالی اور سیاسی معاملات غرضیکہ ہر حالت میں اخلاقِ فاضلہ سے کام لینے کی ترغیب وتحریص دلاتا ہے۔ وہ اخلاقِ حسنہ کو صرف افراد یا صرف حکومتوں کے لئے ہی ضروری نہیں ٹھہراتا بلکہ وہ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ جس طرح اخلاقِ فاضلہ کی ذمہ داری افراد پر ہے اسی طرح حکومتوں پر بھی ہے۔ سچ بولنا صرف ایک عام شہری ہی کے لئے نہیں بلکہ ایک سیاستدان کے لئے بھی ویسے ہی ضروری ہے۔ اسلامی اخلاقِ حسنہ کے متعلق قرآن کریم نے بڑے حکیمانہ انداز میں جا بجا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرماتا ہے:-

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ"

(سورہ نحل ع۱۳)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو حامل وحی قرآن تھے آپ کے متعلق آپ کی حرم اوّل حضرت خدیجہ رض کا یہ قول آپ کے بہترین اخلاق کی بہترین ترجمانی کر رہا ہے:-

"کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ"

(صحیح بخاری کتاب بعث النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اوامر اربعہ و مناہی اربعہ!

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَھُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَّاْخُذُہٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْا اِلَیْہِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالنَّقِیْرِ۔ (کتاب الصلوٰۃ۔ صحیح بخاری)

ترجمہ:- قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا۔ کہا عباد نے جو عباد کے بیٹے ہیں ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوجمرہ سے۔ ابوجمرہ نے ابن عباد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہتے تھے کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ربیعہ قبیلہ سے ہیں اور ہم آپ کے پاس محرم کے مہینہ میں ہی پہنچ سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا حکم دیجئے کہ جو ہم آپ سے سیکھ لیں۔ اور ہم ان لوگوں کو بھی اس کی طرف بلائیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کا۔ پھر آپ نے ان سے کھول کر بیان کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز ہمیشہ سنوار کر ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور یہ کہ جو مال تم حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ مجھے دینا۔ اور میں تم کو کدو کے تونبے اور لاکھی برتن اور روغنی رال والے برتن اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

تشریح:- ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص وقت مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی!

سو جاننا چاہئے کہ تمام اوقات عبادت کے لئے موزوں اور مناسب ہیں۔ انسان کا جب دل چاہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ یہ درست ہے بلکہ اس کی یاد تو کسی وقت بھی نہیں بھولنی چاہیئے یہی منشاء اور حکم قرآن مجید کا ہے۔ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ (سورۃ طٰہٰ ۱۳۰) رات کی گھڑیوں میں بھی اور دن کے مختلف حصوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور فرماتا ہے

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ (النساء: ۱۰۴)

یعنی جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں کے بل یاد کرتے رہو۔ گویا نماز ذکر الٰہی کی دائمی کیفیات پیدا کرنے کے لئے بطور ایک مشق اور تمہید کے ہے۔ قرآن مجید میں کثرت سے ایسی آیتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انفرادی عبادت کے لئے جسے ذکر الٰہی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے کوئی خاص وقت نہیں بلکہ اس میں ہر وقت مشغول رہنے کی ہدایت اور ترغیب دی گئی ہے۔ مگر اجتماعی عبادت کے لئے جس کا نام اَلصَّلٰوۃ ہے خاص وقت مقرر کئے گئے ہیں جن کی پابندی کے بغیر یہ نماز مقبول نہیں ہوتی۔ اور وقت کی پابندی کا حکم انسان کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر دیا گیا ہے کیونکہ انسان بغیر پابندی وقت عبادت کیا کوئی کام بھی سرانجام نہیں دے سکتا۔ شعبہ ہائے زندگی میں سے کسی شعبہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انسان اس بات کا فطرتاً محتاج ہے کہ وہ قواعد اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے آپ کو معین راستے پر چلنے کے لئے مجبور کرے ورنہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

روحانی جادۂ زندگی پر گامزن ہونے کے لئے بھی ہم انہی قوانین کے محتاج ہیں۔ اس فطرتی تقاضا کو ملحوظ رکھتے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت میں بھی اوقات کا پابند فرمایا ہے۔ تا ہمارے اندر ذکر الٰہی کی لذت آمیز روحانی کیفیات دائمی طور پر پیدا ہو جائیں۔ جیسا کہ ارشاد اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ سے واضح ہوتا ہے۔ اجتماعی عبادت کے ساتھ اوقات کی پابندی کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ تمام افراد امت کو ایک ہی وقت میں اپنی روحانی اور مادی اصلاح کے لئے رب العالمین کے حضور سوز و گداز سے مناجات کرنے کا موقعہ ملے اور ان کی مشترکہ دعا و ابتہال میں قوت و برکت پیدا ہو کر اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی حاصل ہو اور اس سے افراد کی معنویات میں بھی اتحاد اور یکجہتی پیدا ہو جو عبادت کے لئے بھی ایسی ہی ضروری شے ہے جیسے ہر اجتماعی کام کے لئے ہماری نماز بھی ایک اجتماعی عبادت ہے۔ جیسا کہ اس کی دعا سورہ فاتحہ کے صیغہ ہائے جمع اور ان کے معانی سے ظاہر ہے۔ اور اگر اوقات کی پابندی نہ ہوتی تو یہ کام بھی اجتماعی شکل میں ظہور پذیر نہ ہو سکتا بلکہ ایک تفرقہ کی صورت نظر آتی۔

اسلام ایک عملی دین ہے اور اس نے عملی سہولت پیدا کرنے کے لئے اپنے اصول کی بنیاد فطرتی تقاضے پر رکھی ہے جیسے فرمایا

فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ (الروم: ۳۲)

ترجمہ: پس تو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے۔ ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کر۔ اور وہ فطرت جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ پس اے قرآن کے مخاطب تو دین فطرت کو اختیار کر اور اس یعنی خدا کی طرف جھک اور اس کا تقویٰ اختیار کر۔ اور تم سب نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔ یعنی ان مشرک لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو پراگندہ کر دیا۔ اور دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور پھر اس خیال سے خوش ہیں کہ جو ٹکڑہ ہم نے لیا ہے وہ ہی بہتر ہے۔"

انابت الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار جھکنا اور وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ۔ یعنی ہر قسم کے شرک اور تفرقہ سے خالی ہونا۔ اَلصَّلٰوۃ مشتق ہے صَلَایَۃٌ سے جس کے معنے ہیں آگ میں پڑنا۔ اشتقاق کے لحاظ سے الصلوٰۃ کے معنے سوز و گداز کے ہیں۔ یہ لفظ دعا کے معنوں میں اسی لئے استعمال ہوتا ہے کہ دعا میں بھی سوز و گداز ہوتا ہے۔

تاریخ اسلام

دین کی راہ میں قربانی

(۱) حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے قبول اسلام کے بعد یہ عہد کیا تھا کہ جتنی دولت اسلام کی مخالفت میں صرف کر چکا ہوں اس سے دوگنا خدمت اسلام میں صرف کروں گا۔ اور اسلام کی مخالفت میں جتنی لڑائیاں لڑا ہوں اس سے دوگنا اسلام کی تائید میں لڑوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو فتنۂ ارتداد اٹھا۔ اس میں نیز شام کی معرکہ آرائیوں میں ان کے کارہائے نمایاں سے تاریخ اسلام کے صفحات مزین ہیں۔ اور اس طرح لڑائیوں کے متعلق انہوں نے اپنا عہد پورا کیا۔ مالی قربانی کا یہ حال ہے کہ ان سب لڑائیوں کی تیاری اور اخراجات کے لئے آپ نے کبھی ایک حبہ بیت المال سے نہیں لیا۔ جب لشکر اسلام شام پر فوج کشی کے لئے تیار ہو رہا تھا تو حضرت ابو بکرؓ فوج کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو ایک خیمہ کے باہر آپ نے دیکھا کہ چاروں طرف گھوڑے بندھے ہوئے ہیں تلواریں۔ نیزے اور دوسرا سامان جنگ بافراط رکھا ہے۔ آپ قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے اور سب سامان ان کا اپنا ہے آپ نے کچھ رقم اخراجات جنگ کے لئے ان کو دینا چاہی۔ مگر انہوں نے لینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میرے پاس تا حال دو ہزار دینار موجود ہیں۔ اس لئے بیت المال پر بوجھ ڈالنے کی مجھے ضرورت نہیں!"

(۲)

مالی قربانی کے علاوہ عزت کی قربانی بھی انسان کے لئے بہت مشکل ہوتی ہے۔ اور کئی لوگ محض اس وجہ سے ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں کہ انہیں لوگوں کی نظروں سے گر جانے کا خوف ہوتا ہے۔ لیکن صحابہ کی حالت بالکل مختلف تھی۔ وہ دین کی راہ میں ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔

حضرت سعدؓ بن معاذ اپنے قبیلہ کے سردار تھے جب آپ نے اسلام قبول کیا تو قبیلہ کے لوگوں کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی آپ جب ان میں پہنچے تو کھڑے ہو کر پوچھا کہ میں تم میں کس درجہ کا آدمی ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ سردار اور اہل فضیلت ہیں لیکن آپ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ اسلام قبول نہ کرو گے میں تم سے بات چیت کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ آپ کو اپنے قبیلہ میں جو رسوخ حاصل تھا اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ شام سے پہلے پہلے تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا!

حقائق و نکات

الحمد للہ — گوشۂ چشمے بما کنند — بلاتبصرہ — کیا یہ لوگ حرمین میں داخل ہو سکتے ہیں؟

الحمد للہ

مولوی مودودی صاحب نے ایک مجلس میں فرمایا ہے :-

" صدر ایوب نے اس جنگ کے موقع پر جو موقف اختیار کیا وہ نہائت صائب اور مبنی بر انصاف تھا۔ اور ہم نے اس معاملے میں اپنی حکومت کی کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت محسوس نہیں کی۔ جنرل اسمبلی میں بھی ہمارے نمائندوں نے عربوں کی حمایت میں پوری حق گوئی و بے باکی سے کام لیا۔" (ایشیا ۲/۷/۶۷ صٰ)

الحمد للہ ؎

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

گوشۂ چشمے بما کنند

امریکہ کے مستقل نمائندہ مسٹر گولڈ برگ نے جنرل اسمبلی میں ایک قرارداد پر بحث کے دوران پھر امریکی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل نے جن عرب علاقوں پر قبضہ کیا ہے ان کے انخلاء کے لئے ضروری ہے کہ مشرق وسطی میں پائیدار امن کے قیام کا مسئلہ بھی ساتھ حل کیا جائے۔ یو این او نے بھارت اور پاکستان کے درمیان فائر بندی کے لئے ایک قرارداد یہ بھی پاس کی تھی کہ فائر بندی کے بعد ان مسائل کو بھی حل کیا جائے گا جن کی وجہ سے اس علاقہ میں بدامنی وجود میں آئی ہے۔

وہ دن اور آج کے دن تک باوجود معاہدہ تاشقند کے وہ دن نہیں آیا کہ اس دوسری قرارداد کی طرف یو این او نے آنکھ کر بھی دیکھا ہو۔ کیا مسٹر گولڈ برگ اس طرف بھی توجہ کریں گے۔

بلاتبصرہ

" پاکستان میں بدعات کے فروغ اور نت نئی خرافات کو مذہب میں داخل کرنے کا سلسلہ کس قدر وسعت پذیر ہے اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ

- عید میلاد النبیؐ نے باقاعدہ عید کی سی صورت اختیار کر لی ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو بے دین قومیں اپنے میلوں ٹھیلوں میں کرتی ہیں۔
- ہر اذان کے ساتھ دو تین نئی قسم کی اذانیں معمول بن گئی ہیں اور صلوٰۃ وسلام کے نام پر اِسْمَعْ قَالَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُنْظُرْ حَالَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! حَلِّلْ مُشْکِلَاتِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کہا ہی نہیں جاتا، تیز ترین انداز میں چیخا جاتا ہے اور اس میں سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام وصلوٰۃ کے آداب یکسر نظر انداز کر دئے جاتے ہیں۔
- نعت خوانی کے نام پر گانے بجانے کو دین بنا لیا گیا ہے۔ اور جو شخص اس کو پسند نہیں کرتا اسے انتہائی جسارت سے بے دین، گستاخ، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہونے کا فتویٰ داغ دیا جاتا ہے۔
- اشتعال انگیزی کی حد یہ ہے کہ مجالس میلاد کو مسلمانوں میں شدید ترین منافرت اور درس ہائے قرآن کے نام پر منعقد محفلوں کو آپس میں سر پھٹول کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔

یہ صورتِ حال علمبردارانِ توحید اور شافع روزِ محشر عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلَوَاتٍ وَ تَسْلِیْمَاتٍ کے حضور جوابدہی کا احساس رکھنے والوں کو دعوتِ فکر دیتی ہے "!

(المنبر لائل پور ۷/۷/۶۷ صٓ)

کیا یہ لوگ حرمین میں داخل ہو سکتے ہیں؟

المنبر رقمطراز ہے :-

" قرآن مجید نے برملا فرمایا :-

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا۔

مشرک پلید ہیں، اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب تک آنے نہ پائیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

آخِرُ مَا عَہِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ لَا یُتْرَکُ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ دِیْنَانِ (احمد)

سب سے آخری وصیت جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی کہ جزیرہ عرب میں ۲ دو دین جمع نہ ہونے پائیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی تکمیل کے سلسلے میں فرمایا :-

لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا (احمد و ترمذی)

یہ بات قطعی ہے کہ میں یہود اور نصاریٰ سبھی کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا تا آنکہ اس خطہ مقدس میں مسلمانوں کے سوا کوئی دوسرا شخص باقی نہ رہے "

(المنبر لائل پور ۷/۷/۶۷ صٓ)

اس کے بعد اوپر کا اقتباس بلاتبصرہ پھر ملاحظہ ہو۔ کیا اشرف صاحب کے نزدیک یہ لوگ حرمین میں داخل ہو سکتے ہیں؟

احمدیّت پر اعتراضات کے جواب

اظہارِ فضیلت پر اعتراض

مخالفینِ احمدیت کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد بزرگوں پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے جس سے ان کی ہتک اور توہین لازم آتی ہے۔

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ محض فضیلت کا دعویٰ کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس سے دوسرے کی ہتک کا پہلو نکلتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

یعنی ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی ہے

کیا معترضین یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کہ جن انبیاء کو دوسرے نبیوں پر فضیلت دی گئی ہے وہ ان کی ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں؟ پھر ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے ہر لحاظ سے افضل اور اعلےٰ ہیں تو کیا اس سے بھی انبیاء کی ہتک کا پہلو نعوذ باللہ نکلتا ہے؟

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کی بعثت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی اور آنے والے مسیح موعود اور مہدی کے متعلق تو اسلامی لٹریچر میں یہاں تک تسلیم کیا گیا ہے کہ

" اَلْمَھْدِیُّ الَّذِیْ یَجِیْءُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَاِنَّہٗ یَکُوْنُ فِی الْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّۃِ تَابِعًا لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَالْحَقِیْقَۃِ تَکُوْنُ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ تَابِعِیْنَ لَہٗ کُلُّھُمْ وَلَا تُنَاقِضُ مَا ذَکَرْنَاہُ لِاَنَّ بَاطِنَہٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "

(شرح فصوص الحکم صٓ ۵۲-۵۳)

یعنے مہدی جو آخری زمانہ میں آئیں گے وہ احکام شرعیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے اور معارف و علوم اور حقیقت کے علم میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے کیونکہ اس کا باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا باطن ہے۔"

پھر امّت کے صوفیائے کرام اور اولیاء نے بھی متعدد مقامات پر اپنی فضیلت کے دعوے کئے ہیں کیا معترضین انہیں بھی اپنے اعتراض کا ہدف بنائیں گے؟ ملاحظہ فرمائیے حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :-

" میرا مقام اور درجہ اس قدر بلند ہے کہ تمام عقلیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ پس تم نہ مجھے کسی دوسرے پر قیاس کرو اور نہ کسی دوسرے کو مجھ پر "

(فتوح الغیب صٓ ۲۳)

حضرت غوثِ اعظم کا یہ بھی مشہور قول ہے کہ

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیٍّ

(قلائد الجواہر صٓ ۱۹)

یعنی میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔

(باقی صٓ ۹ پر)

عالم عیسائیت

کیا موجودہ بائیبل الہامی یا اغلاط سے پاک ہے؟

بائیبل کے مصنفین کا ملہم ہونا یا ان کتب کو الہام سے لکھنا تو ایک بہت بڑی بات تھی۔ عیسائی علماء کو تو یہ اعتراف بھی ہے کہ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کتابوں کے مصنف کون تھے اور ان کا کیا نام تھا۔ کجا یہ کہ وہ مصنف کیسے تھے۔ سچ بولنے والے تھے کہ نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

(الف) ۔ "بائیبل میں ایسی کتابیں ہیں جن کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی نبی یا رسول یا کسی ۔۔۔ مقرر کئے ہوئے شخص کی لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً پہلی اور دوسری تواریخ آستر۔ ایوب اور واعظ کوئی نہیں جانتا کہ ان کتابوں کو کس نے لکھا"

(تحقیق بائیبل ص۳۰)

ب ۔ "ہم آستر جیسی کتاب کو کینن میں شامل کیا جائے کس بناء پر برحق مانیں کیونکہ نہ اس کتاب کا مصنف ہی معلوم ہے اور نہ اس کے الہام کے بارے میں اندرونی گواہی بڑی شہادت پیش کرتی ہے" (تحقیق بائیبل ص۳۱)

ج ۔ "چار کتابیں یعنی عبرانیوں کا خط۔ یعقوبؑ کا خط۔ یہوداہؑ کا خط۔ اور مکاشفات جنہیں وہ (لوتھر) رسولی تصنیفات نہیں سمجھتا تھا"

(تحقیق بائیبل ص ۳۰/۳۱)

د ۔ بعض کتابوں کی نسبت الگ الگ بھی لوتھر کا بیان قابل توجہ ہے لکھا ہے:۔

(۱) عبرانیوں کا خط پولوس کی تصنیف نہیں اور نہ کسی اور رسول کا تصنیف کردہ ہے (تحقیق بائیبل ص۳۱)

(۲) مکاشفات کی کتاب کے متعلق ۔۔۔ (لوتھر) کہتا ہے۔ میری طبیعت اس کتاب کو کبھی پسند نہیں کر سکتی" (ص۳۱) مزید لکھتا ہے کہ:۔

"یہ بات ہر ایک شخص کی مرضی پر منحصر ہے کہ اگر چاہے تو اسے یوحنا کی تصنیف مانے اور اگر چاہے تو کسی اور کی مانے" (تحقیق بائیبل ص۳۵)

(یعقوب کا خط: ۔ "وہ اس خط کو نئے عہدنامہ کی اصل کتابوں میں جگہ نہیں دیتا تھا۔ اور نہ اسے کسی رسول کی تصنیف سمجھتا تھا" (تحقیق بائیبل ص۳۱)

"میں تو اس خط کو انجیل کی خاص کتابوں میں شامل نہیں کر سکتا" (ص۲۵)

(۴) مکابیوں کی دوسری کتاب کی نسبت لوتھر نے لکھا کہ

"یہ کتاب الہامی یا کینانیکل نہیں ہے" (تحقیق بائیبل ص۲۵)

(یادداشت) یاد رہے کہ "مکابیوں کی کتاب نمبر۱-۲ کو پروٹسٹنٹ عیسائی دیگر کتب کی طرح کینن یعنی "الہامی صحائف کے مجموعہ" میں شامل نہیں کرتے مگر کیتھولک عیسائی مندرجہ ذیل سات کتب کو بھی کینن میں شامل کر کے شائع کرتے ہیں۔

(۱) طوبیا (۲) یہودیت (۳) حکمت (۴) یشوع بن سیراخ (۵) باروک (۶) مکابیوں نمبر۱-۲

(۵) پطرس کے خط۲ کی بابت لکھا ہے کہ:۔

"قدیم کلیسیا کے بہت سے حصہ نے اسے کینانیکل نہیں مانا ہے" (تحقیق بائیبل ص۴۱)

پھر یعقوب کے خط کے بارہ میں لکھا کہ:۔

"کس طرح یعقوب کے خط کو کینانیکل تسلیم کرتے ہو باوجودیکہ لوتھر جو ریفارمیشن اور پروٹسٹنٹزم کا بانی تھا خود اس خط کی نسبت کئی شکوک اپنے دل میں رکھتا تھا" (ص۲۱-۲۲)

پنجم ۔ الغرض عیسائی علماء نے تسلیم کیا ہے کہ موجودہ بائیبل معتبر اور غیر معتبر کتابوں کا مجموعہ ہے اگر کوئی حصہ نکال دیا جائے تو کچھ فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ صاف لکھا ہے کہ:۔

الف ۔ "اب معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر آستر جیسی کتاب کھوئی جائے تو کوئی لازمی جزو کتاب مقدس کا تلف نہ ہوگا۔ یا اگر چند زبور گم ہو جائیں تو اس سے بھی کوئی بڑا ضروری حصہ کھو یا نہیں جائے گا" (تحقیق بائیبل ص۴)

ب ۔ "چند ایسی بھی کتابیں ہیں جن کی نسبت ایسا کلی اتفاق قدیم زمانہ میں نہ تھا۔ پس ہمیں اس بات کے ماننے کے لئے تیار رہنا چاہئیے کہ بہت سی کتابیں کینن میں ایسی ہیں جو عالمگیر اتحاد سے قبول کی گئی۔ مگر نئے عہدنامہ کی سات کتابوں کی نسبت کسی قدر شک و شبہ قدماء کے خیال میں راہ پائی" (ص ۲۱/۲۲)

ج ۔ "یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ کم معتبر کتابوں کو ان کتابوں کے ساتھ ملا دینے سے جو پورے طور پر معتبر سمجھی گئی ہیں یہ نتیجہ پیدا ہو گیا ہے کہ جو لوگ معتبر کتابوں کی تاریخ سے ناواقف ہیں وہ ان کو بھی ناقابل اعتبار سمجھنے لگ گئے ہیں" (تحقیق بائیبل ص۴۱)

ناظرین! ہم نے یہاں صرف ایک کتاب سے چند حوالجات بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ جو اس بات کا حتمی اور قطعی ثبوت ہیں کہ موجودہ بائیبل میں معتبر اور غیر معتبر کتابیں شامل ہیں اور وہ الہام سے نہ لکھی گئیں اور نہ ان کے مصنفین کو ایسا دعویٰ ہے۔ بلکہ بعض کتب کی نسبت تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کا مصنف کون تھا؟ اندریں حالات ان مجموعہ کتب کو الہامی ماننا صرف خوش فہمی اور خوش اعتقادی پر مبنی ہے۔

(سید احمد علی مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

عرفات کے میدان میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دردمندانہ دعا

حضرت صوفی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ لدھیانہ کے ایک مشہور صوفی اور بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ہزاروں مریدوں کے پیشوا تھے۔ مگر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے خاص ارادت مندوں میں شامل تھے آپ جماعت احمدیہ کے قیام اور سلسلہ بیعت سے پہلے ہی مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۸۵ء کو محبوب حقیقی سے جا ملے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے اخلاص محبت اور خدمت دین کے جذبہ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔

حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۸۵ء میں حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے ایک درد انگیز دعا تحریر فرمائی اور صوفی صاحب کو لکھا کہ

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضلہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک کی انہیں لفظوں میں مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں" نیز یہ ہدایت فرمائی کہ "آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ پر حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں" چنانچہ حضرت صوفی صاحبؓ نے حضرتؑ کے ارشاد کی تعمیل میں ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت اُن کے ۲۰/۲۲ خدام اور عقیدت مند بھی تھے۔ صوفی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا ہر یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے:۔

"اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ اُن کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دار الرضا میں پہنچا اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العلمین"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص۹۶-۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی۔ تعلیمی اور تربیتی سرگرمیاں

۸۲ افراد کا قبولِ حق، مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کیلئے نئے سکولوں کا اجراء، دورے، لٹریچر کی تقسیم

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن

> اس ملک میں احمدیہ مشن جس رنگ میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہا ہے مَیں اس سے خاص طور پر متاثر ہوں۔
>
> (چیف جسٹس سیرالیون)

عرصہ زیر رپورٹ (اپریل تا جون ۱۹۶۷ء) میں سیرالیون مشن کی تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی اور متفرق سرگرمیوں کا ایک مختصر سا خاکہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں

دو یوم تبلیغ منائے گئے۔ احباب کے متعدد گروپ فری ٹاؤن اور مضافات میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ اور لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زیر تبلیغ اصحاب کے سوالات کا تفصیل سے جواب دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ تبلیغی دورے بڑے کامیاب رہے۔ زیر تبلیغ اصحاب سے دوبارہ ملکر مزید معلومات پہنچانے کے لئے وقت لیا گیا۔

دو لوکل مبلغین (مکرم عباس کمارا۔ مکرم عبدالکریم جمیل) نے ۶ شہروں کا تبلیغی دورہ کیا اور لوگوں کو اسلام سے متعارف کرایا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔

۳ مخلص دوستوں نے تبلیغی دورے کے لئے ۱۵-۱۵ دن وقف کئے۔ ان اصحاب نے نہایت جوش و خروش سے پیغام حق کی نشر و اشاعت اور تقسیم لٹریچر کے لئے کامیاب دورے کئے۔

دورہ جماعت

خاکسار نے اس دوران بگبورکا۔ بلاما۔ بو۔ جدور اور مکالے (مقامات) کا دورہ کیا۔ ان مقامات پر احباب جماعت سے خطاب کرنے کا موقعہ بھی ملا اور تبلیغی تنظیمی اور تربیتی امور کا جائزہ لیا۔ خاکسار کے رفقاء بھی اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی تعلیمی اور تربیتی امور کی نگرانی کرتے رہے۔

تربیتی سرگرمیاں

اس ضمن میں مندرجہ ذیل کام کیا گیا۔

تربیتی اجلاس۔ مسجد میں پندرہ روزہ اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ احباب جماعت میں سے دو تین ذی علم دوست تیاری کے بعد تقریر کرتے ہیں۔ لیکچروں کا یہ سلسلہ نہایت دلچسپ اور مؤثر ہے۔ ایک ایسے ہی اجلاس میں۔ فوڈے سلیمان جگورا نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ایک پہلو پر روشنی ڈالی۔ مکرم طاہر احمد صاحب ایم۔ اے (سیکنڈری سکول فری ٹاؤن) نے ڈوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی وضاحت کی اور ڈوئی اور اس کے صیہون کی بربادی کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ یہ سلسلہ احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

تربیتی کلاسز

فری ٹاؤن کے پرائمری سکول میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس باقاعدگی سے منعقد کی جاتی ہے۔ مولوی عبدالشکور صاحب اس کلاس کے نگران اور معلم ہیں۔ تقریباً ۱۰۰ طلباء قرآن مجید سیکھ رہے ہیں۔ اس قسم کی ایک کلاس بو میں بھی جاری کی گئی ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

ہمارا مشن مسلمانانِ سیرالیون کی تعلیم و تربیت اور ترقی و بہبود کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہے۔ اس ملک میں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن حکومت اور اقتدار پر عیسائی قابض ہیں۔ اس کی بڑی وجہ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی ہے۔ ہمارا مشن اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گزشتہ سال کے عرصہ میں چھ نئے پرائمری سکول اور ۳ نئے سکنڈری سکول مسلمانانِ سیرالیون کی نئی نسل کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں جورو کے مقام پر سیکنڈری سکول کی عمارت کا کام سرعت سے جاری رہا۔ جورو مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ لیکن عیسائیوں نے یہاں کی مسلم آبادی کے ذہنوں پر قابض ہونے کے لئے بڑے جتن کئے۔ میتھوڈسٹ مشن کو تو بڑی حد تک کامیابی بھی حاصل ہوگئی۔ اور جورو میں ان کے سکول کے اجراء کی درخواست منظور ہوگئی۔ خاکسار نے اس علاقے کے پیرامونٹ چیف سے ملاقات کی اور وہاں احمدیہ سکول جاری کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہیں ملی۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے احباب جماعت کے تعاون اور ایثار کی بدولت ہم کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ۲۴ مئی ۱۹۶۷ء کو اس سکول کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ اس تقریب میں پاکستانی مبلغین کرام۔ جماعت سیرالیون کے سیکرٹری جنرل مکرم الحاج بونگے۔ اساتذہ کرام اور اہالیانِ جورو نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس مؤثر تقریب کی خبر سیرالیون کے مشہور اخبار ڈیلی میل DAILY MAIL میں شائع ہوئی۔ ریڈیو نے بھی اسے نشر کیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جورو سکول کے فنڈ کے لئے خاکسار کی اپیل پر مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے ۱۱۱ پونڈ کا عطیہ دیا (یہ رقم پاکستان کے ۲۰۰۰ روپے کے برابر ہے) مکرم ڈاکٹر صاحب اس قسم کی مالی امداد کے علاوہ تبلیغ کے کام میں بھی بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو دینی اور دنیوی برکات و حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور مزید دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعلیمی اداروں کیلئے کتب

سیرالیون کے سکولوں کے ۴۰۰ عربی اور انگریزی کتابوں کا تحفہ محکمہ تعلیم سیرالیون کو پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں انقلابی کونسل میں محکمہ تعلیم کے سربراہ میجر اے آر طورے نے شرکت کی۔ خاکسار نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے سیرالیون میں احمدیہ جماعت کی تیس سالہ تعلیمی اور تبلیغی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اور اسلام کی آغوش میں آنے کے بعد افریقہ کے تابناک مستقبل کی طرف بھی اشارہ کیا۔ یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی میل نے اس تقریب کی خبر نمایاں طور پر شائع کی۔ محکمہ اطلاعات و نشریات سیرالیون نے اس تقریب کی تصاویر بھی لیں۔ اخبار مذکور نے خاکسار کی تقریر کے یہ الفاظ نمایاں طور پر شائع کئے کہ

"یہ خدائے قادر کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے کہ اسلام افریقہ کے تابناک ماضی کے احیاء میں نمایاں کردار ادا کرے اور اس کی عظمت و شوکت کا فراموش کردہ باب پھر لنظر افروز کردے۔"

کتابوں کے تحفے کو وصول کرنے کے بعد میجر طورے نے (جو بچپن میں ہمارے ہی ایک سکول میں پڑھتے رہے ہیں) جماعت احمدیہ کے مشن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک میں عربی اور دینیات کو سکولوں میں رائج کرنا چاہتے ہیں اور اس منصوبے کی مؤثر تکمیل کے لئے ہمیں جماعت احمدیہ کی خدمات مستعار لینی پڑیں گی۔

تدریس دینیات کیلئے نصاب

خاکسار ٹیچرز ٹریننگ کالج کے بورڈ میں حکومت کی طرف سے نامزد ہے۔ اس سال کالج کے مسلمان طلباء کے لئے خاکسار نے مذہبی معلومات (Religious Knowledge) کا پرچہ ڈالا۔ ہمارا مشن یہاں کے سکولوں کے نصاب میں دینی تعلیم کو بھی مروج کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ خاکسار نے پرائمری سکولوں کے لئے اسلامیات کا نصاب مرتب کر کے حکومت سیرالیون کو بھیج دیا ہے۔ اپنے سکولوں میں اس نصاب کی سائیکلو سٹائل کاپیاں بھیج دی گئی ہیں اپنے سکولوں میں ہم انشاء اللہ اس نصاب کا خود ہی امتحان لیا کریں گے۔ طالب علموں کی دینی اور اخلاقی تربیت کی طرف یہ ایک اہم قدم ہے۔

زیر تجویز گرلز سکول

اس میں شک نہیں کہ اسلام افریقہ میں عیسائیت کے مقابلے پر ترقی کر رہا ہے۔ اس وقت عیسائیت کی رہی سہی ترقی کا ایک بڑا سبب ان کے لڑکیوں کی تعلیم کے انتظامات ہیں۔

بد قسمتی سے سیرالیون میں لڑکیوں کے تمام سکول عیسائیوں کے ہیں۔ مسلمان بچیاں بھی ان سکولوں میں جاتے ہی بپتسمہ لے لیتی ہیں پھر چرچ میں شادی کرتی ہیں اور اس طرح ان کی نسل خود بخود عیسائیت کی عددی طاقت میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اس افسوسناک روش کے پیش نظر ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہمارا مشن لڑکیوں کا بھی ایک سکول جاری کرے تا مسلمان بچیوں کو عیسائیوں کے زہریلے اثر سے محفوظ کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں حکومت سے خط و کتابت جاری ہے حالات خدا تعالے کے فضل سے امید افزا ہیں۔

تقسیم لٹریچر

وکالت تبشیر نے انگلینڈ سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا جو ارزاں ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اُس کی ۵۰۰ کاپیاں یہاں منگوائی گئی ہیں۔ اس کتاب کا یہاں اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ چند دنوں میں اُس کی ۲۰۰ کاپیاں فروخت بھی ہو گئی ہیں مشن جدوجہد کر رہا ہے کہ ہر مسلم گھرانے میں یہ معرکۃ الآراء تصنیف ضرور پہنچ جائے اس کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ کے پرچے بھی باقاعدگی سے تقسیم کئے جاتے رہے۔

ٹیلی ویژن پروگرام میں شرکت

فری ٹاؤن میں ٹیلی ویژن پروگرام کی ایک خاص نمائش ہوئی اس میں "تعدد ازدواج" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے صدر کے فرائض سرانجام دئے۔ مولوی عبد الشکور صاحب۔ مکرم نذیر احمد صاحب۔ مکرم حامد اقبال صاحب نے ارکان مذاکرہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس طرح خاکسار نے عیسائیوں کے ایک مذاکرہ میں اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کی۔ اور شرکائے تقریب کے سوالات کے جوابات دئے۔

الحاج محمد کمانڈا بونگے کی استقبالیہ تقریب

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکرٹری الحاج بونگے امسال حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ حج اور زیارت مقامات مقدسہ کے بعد آپ مجلس مشاورت میں شرکت۔ زیارت مرکز۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالٰے کی ملاقات سے مشرف ہونے کے لئے ربوہ تشریف لے گئے۔ الحاج بونگے کی کامیاب مراجعت پر فری ٹاؤن میں ایک خاص استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اس تقریب میں کثرت سے غیر از جماعت اصحاب بھی شریک ہوئے۔ اس کی صدارت کے فرائض چیف جسٹس بانجا تیجان سی نے کی۔ اس تقریب کا بہت اچھا اثر ہوا۔ الحاج بونگے نے فری ٹاؤن کے علاوہ باجے بو۔ بو۔ جورو وغیرہ مقامات کا دورہ بھی کیا۔ اور احباب جماعت کو اپنے مبارک سفر کی تفصیلات اور تاثرات سے آگاہ کیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امسال ۲۶/۶ کو حسب معمول احمدیہ ہال رکسی ڈاک یارڈ میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ ڈیڑھ صد سے زائد معززین اور ذی علم اصحاب نے موسم کی خرابی کے باوجود شرکت کی۔ تقریب خدا کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اس جلسہ کی صدارت بھی ملک کے چیف جسٹس جناب تیجان سی صاحب نے کی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد الحاج بونگے نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدے "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" کے اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ مولوی عبد الشکور صاحب نے اپنی تقریر میں حضورؐ کی ولادت سے قبل کے حالات بیان کئے۔

چوہدری نذیر احمد صاحب ایم اے پرنسپل نے حضورؐ کے معجزات پر روشنی ڈالی۔

مکرم طاہر احمد صاحب ایم اے نے اپنے مقالے میں حضورؐ کی دو امتیازی خصوصیات — ایمان باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کو واضح کیا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں ثابت کیا کہ حضورؐ کا وجود باجود ہر لحاظ سے ہر نسل اور ہر زمانے میں "اسوۂ کامل ہے" اور حضورؐ ساری انسانیت کے لئے بے مثال نمونہ ہیں۔

مکرم آئی۔ کے۔ محمد نے حضورؐ کی مدنی زندگی کے حالات بیان کئے۔ مسلم کانفرنس آف ویسٹ افریقہ کے سیکرٹری جنرل جناب محی الدین نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ حضورؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہماری نجات اور دینی اور دنیوی فلاح و فوز کا راز مضمر ہے۔

آخر میں صدر محترم نے صدارتی ارشادات میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ تقریب روح کی تازگی۔ اور ازدیاد ایمان کا باعث بنتی ہے۔ جناب تیجان سی نے یہ بھی کہا کہ بینڈ باجے کے ساتھ جلوس نکالنے کی بجائے اس انداز کی علمی تقریب منعقد کر کے حضورؐ کی سیرت مقدسہ کو واضح کرنا اور حضورؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریق ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اس ملک میں احمدیہ مشن جس رنگ میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہا ہے میں خاص طور پر اس سے متاثر ہوں۔"

جناب تیجان سی نے مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کی اہمیت بھی واضح کی۔ اسی طرح ملکی قوانین وراثت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان آبادی پر قبائلی نظام زندگی کا گہرا اثر ہے اور ورثے کی تقسیم کے بارے میں موجودہ قوانین میں اسلامی آئین وراثت کی روشنی میں ضروری ترامیم کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں احمدیہ مشن سے رہنمائی۔ مدد اور مشورہ کی ضرورت ہے

تصنیف و تالیف

گزشتہ سال مغربی افریقہ کے مبلغین کی لیگوس میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں خاکسار کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا۔ کہ نوجوانوں کے لئے حضرت رسول مقبولؐ کے معجزات پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی جائے۔ خاکسار نے خدا تعالٰے کے فضل سے اس کتاب کا مسودہ تیار کر کے مرکز میں نظر ثانی اور منظوری کے لئے بھجوا دیا ہے۔ منظوری کے بعد اسے انشاء اللہ یہاں کے سکولوں میں بطور نصاب نافذ کر دیا جائے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام

جماعت سیرالیون کی تنظیم کو اور زیادہ مؤثر کرنے کے لئے مجلس عاملہ نے مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس فیصلے پر عمل درآمد کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور ان تجویزوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے مجلس عاملہ اگلی نشست میں جائزہ لے گی کہ ان تجاویز پر کس حد تک عمل درآمد ہو سکا ہے۔ یہ اقدام انشاء اللہ تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے نہایت مؤثر ثابت ہوگا۔

بیعت اور وصیت

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالے کے فضل و کرم سے ۸۲ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالٰے ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۵ افراد نے وصیت فارم پر کر کے سلسلہ کے نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

بقیہ صفحہ (۶)

اگر معترضین کا اعتراض دیانت داری اور سنجیدگی پر مبنی ہے تو کیا وہ مندرجہ بالا الفاظ کو بھی قابل اعتراض قرار دیں گے اور انہیں دیگر بزرگوں کی ہتک کا موجب سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مخالفین احمدیت کا یہ اعتراض محض تعصب پر مبنی ہے ورنہ جزئی فضیلت کے دعوے سے ہرگز ہتک کا پہلو نہیں نکلتا یہ امر نہ صرف قرآن کریم سے بلکہ ادیان ائمہ اور بزرگان سلف کے حوالوں سے ثابت ہے۔

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالٰے کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا بے شک اللہ تعالے نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالے کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالٰے عنہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت: جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد محلہ پراناڈہ چنیوٹ

چندوں کی بروقت وصولی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائیگی پس عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں۔ تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو۔ نہ انہیں پریشانی لاحق ہو"

اس ارشاد پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ شہری جماعتوں کا ہر مہینہ کا بجٹ اسی مہینہ میں پورا ہو جائے اور زمیندار جماعتوں کا ششماہی بجٹ ہر فصل پر پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے بہت سی جماعتوں کو اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمارے چندوں کی وصولی پر کافی خوشگوار اثر پڑا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اس ارشاد کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا اور وہ ابھی تک اس غلط روش پر قائم ہیں کہ سال ختم ہونے کے قریب بجٹ پورا کرنے کی جدوجہد شروع کریں گی۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اپنی کوششوں کو پیچھے ڈال کر سال کے آخر میں وہ چندوں کی پوری وصولی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

لہذا نظارت بیت المال تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر مہینہ اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں کمی رہ گئی ہو۔ اسے پورا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کریں۔

نظارت بیت المال پہلی سہ ماہی کے آخر پر یعنی ۳۰ جولائی تک کی تمام جماعتوں کی وصولی کا جائزہ لے گی۔ اور جن جماعتوں کے متعلق ثابت ہوا۔ کہ انہوں نے حضور کے ارشاد پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائیں گی۔ پس احباب کو لگاتار کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولھے
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں مثالی ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

چندہ جلسہ سالانہ اور سیکرٹریان مال

چندہ جلسہ سالانہ ان چندوں میں سے ایک ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود جاری فرمایا تھا۔ حضور نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا تھا اور اس غرض کے لئے آپ ہمیشہ علیحدہ طور پر چندہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ پس یہ ایک لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح کم از کم ایک ماہ کی آمد کا دس فیصدی ہے جو مناسب اقساط میں یا یکمشت جیسے بھی کسی کو سہولت ہو ادا کیا جا سکتا ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ پندرہ فی صدی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے مزید ثواب کما سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس چہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فی صدی کے دس فیصد مقرر کرتا ہوں ۔۔۔۔ مگر دس فی صدی کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا اجر خدا کے پاس ہے ہم اس کے اجر کے رستے میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ بروقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی چندہ ضرور دیں"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۶۸)

پس نظارت بیت المال آمد تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ خود بھی اس اہم اور لازمی چندہ میں پورا حصہ لیں اور اس امر کا پختہ انتظام کریں۔ کہ کوئی احمدی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے محروم نہ رہے اور اپنی جدوجہد کی رپورٹ ہر ماہ نظارت بیت المال کو بھجوائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہی ارشاد ہے فرمایا

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں دراصل اس کا ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۲)

ظاہر ہے جو جماعتیں یہ رپورٹ بھجوانے میں غفلت سے کام لیں گی۔ ان کے متعلق سمجھا جائے گا کہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مناسب کوشش نہیں کر رہیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

درخواستہائے دُعا

(۱) خاکسار نیز بہت سے احمدی طلباء اس سال ۱۸ جولائی سے شروع ہونیوالے انجینئرز ڈپلومہ امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔ محمد حُسین احمد ہشت شنڈہ غلام علی۔ فاتسل ایمر میکینیکل انکارجی سرکاری فنی ادارہ۔ جہلم آباد سندھ

۲۔ میرے بڑے بھائی صاحب لمکشن کے امتحان کے لئے جلد ہی کوہاٹ جائینگے۔

(ملک مبشر احمد نرسنگ اسسٹنٹ کھاریاں کینٹ)

احباب ہر دو کیلئے دعا فرماویں۔

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودھا برائے لاہور	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ دوپہر	۱-۰۰	۲-۲۰	۳-۱۵	۴-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودھا	۳-۲۰	۴-۰۰	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۳۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۱۵ دوپہر	۱-۱۵	۲-۱۵	۳-۱۵	۴-۵۲	۶-۰۰
روانگی از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۴-۴۵ صبح	۹-۴۵							۹-۲۰	۳-۳۰ دوپہر					

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

بچوں کی صحت کا ضامن
بے بی ٹانک
راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

جنوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس بندرہ ۵۱/- روپے ناصر دواخانہ ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ نیز وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۲۷:۔

میں ملک سلطان احمد ولد ملک شہزادہ صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پکا اعوانہ ڈاک خانہ کانڈیوال براستہ سرگودھا ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی اراضی پانچ ایکڑ واقع پکا اعوانہ ڈاک خانہ کانڈیوال ضلع جھنگ اندازاً قیمت مبلغ دس ہزار روپیہ (۱۰۰۰۰/-)

(۲) ایک قطعہ سفید زمین سکنی ۱۵ مرلہ دار العلوم ربوہ اندازاً قیمت ۴۰۰۰/- روپے مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد مزید جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بعد از وفات جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۳) مذکورہ جائیداد کی آمد کے علاوہ مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار تنخواہ یا آمد کے جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور ہر ماہ تنخواہ کا ۱/۱۰ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اوّل ۱۲/- روپے)

العبد: ملک سلطان احمد معلم وقف جدید۔
گواہ شد:۔ ملک محمد شفیع بقلم خود۔ ناظم مجلس خدام الاحمدیہ موضع پکا اعوانہ۔
گواہ شد:۔ راقم الحروف محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۸۲۸:۔

میں محمد عبد اللہ ولد میاں محمد ابراہیم صاحب قوم بٹ۔ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

(۱) زمین سات کنال اٹھارہ مرلے واقعہ احمد نگر ضلع جھنگ جو کہ مبلغ ۲۷۷۵/- روپے کی خرید کی ہے۔ اس مذکورہ زمین میں میرا داماد عطیع اللہ تیسرے حصہ کا مالک ہے اور دو حصہ کا میں مالک ہوں۔ اپنے حصہ کی ملکیت میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس مذکورہ جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میں کاشتکاری کا کام مذکورہ زمین میں کرتا ہوں۔ جس کی آمد سالانہ کم و بیش مبلغ ۲۰۰/- روپے ہوگی۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اوّل ۱۲/- روپیہ)

العبد: محمد عبد اللہ بقلم خود۔
گواہ شد:۔ رفیق اللہ احمد نگر ولد محمد عبد اللہ
گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۲۹:۔

میں راجہ نذیر احمد ظفر ولد راجہ غلام حیدر صاحب قوم گکھڑ پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کچھ زرعی جائیداد موضع ہجکہ نزد بھیرہ ضلع سرگودھا میں بے حد دیگر افراد خاندان کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اکثر حصہ زمین مشترکہ دریا برد ہے اس لئے معلوم نہیں کہ میرا کس قدر حصہ ہے میرے حصہ کی جائیداد اندازاً ۱۰۰۰/- روپے ہوگی۔ میں اپنی مذکورہ جائیداد جو بھی ثابت ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی مزید جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

لیکن میرا گزارہ اس جائیداد کی آمد پر نہیں بلکہ ماہوار ... روپے جو اس وقت تقریباً مبلغ پانچ صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے (شرط اوّل ۱۰/- روپے)

العبد: راجہ نذیر احمد ظفر ولد راجہ غلام حیدر دار الصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد سلیم احمد ولد نور محمد سیکرٹری مال دار الصدر غربی الف۔ ربوہ
گواہ شد:۔ راقم الحروف محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

الفضل کے خریداروں کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں۔ لہٰذا اگر کسی خریدار نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر الفضل کو جلد اطلاع دیں اور اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹورز اجیاہ روڈ لائل پور۔ فون نمبر ۳۸۰۸

قابلِ اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

ضروری اعلان

جون ۱۹۶۷ء کے بل

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ر جولائی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ر جولائی تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

سرمہ نورِ چشم ککرے، خارش، پانی بہنا اور ابتدائی چھالے کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۵۰ پیسے چھ تا ۹۲ پیسے قیمت فی تولہ ایک روپیہ ۶۲ پیسے ۱ روپے ۶۲ دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم جولائی تا ۷ر جولائی ۱۹۶۷ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ!

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغرب کی مردہ پرست اور دہریہ اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور ان پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے سفر یورپ کے لئے مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات پونے گیارہ بجے قبل دوپہر چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے۔

نہ صرف ربوہ کے ہزارہا مقامی احباب نے بلکہ سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی اور دیگر بہت سے شہری اور دیہی مقامات کے کثیر التعداد احباب نے جو اس تاریخی موقع پر ربوہ کھنچے چلے آئے تھے جوق در جوق ریلوے سٹیشن پر گھنٹوں پہلے ہی جمع ہو کر والہانہ محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز امام ہمام کو رخصت کیا۔

ہزارہا احباب کی طرف سے دلی وابستگی اور محبت و عقیدت کے والہانہ اظہار و عاشی جدائی پر ایک گونہ بے چینی کی ناقابل بیان کیفیت اور پھر حضور کی اس الٰہی سفر کے مقاصدِ عالیہ میں عظیم الشان کامیابی کے لئے متضرعانہ دعاؤں کا یہ ایک نہایت ایمان افروز منظر تھا جو بحمداللہ ہزارہا قلوب کو روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔ ادھر خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسن و احسان، بے پناہ محبت و شفقت لطف و عنایات، نیز دردمندانہ دعاؤں اور نیک تمناؤں کی فراوانی نے سب پر اہتزاز کی کیفیت طاری کر رکھی تھی۔ ہر لمحہ اور ہر لحظہ ہزارہا قلوب سے دعائیں نکل نکل کر آسمان کی طرف بلند ہو رہی تھیں کہ اے ارحم الراحمین تو اپنے خلیفہ برحق کے اس الٰہی سفر کو جو اس نے سرزمینِ مغرب پر تیرے نام کو بلند کرنے اور وہاں کی گم کردہ راہ اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے اختیار کیا ہے اپنی بے اندازہ برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نواز۔ حضور کا ہر ہر قدم پر ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور حضور کو کامیاب و بامراد خیر و عافیت کے ساتھ ہمارے درمیان واپس لا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس الٰہی سفر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو جو انتظامات کے سلسلہ میں چند روز پیشتر ہی کراچی پہنچ چکے ہیں) بحیثیت وکیل التبشیر مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی کو بطور خادم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہے مزید برآں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ یورپ تشریف لے جا رہی ہیں۔

۳۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی غیر حاضری میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری یا مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور امام الصلوٰۃ ہوں گے۔

۴۔ سفر یورپ پر روانگی سے قبل مورخہ ۵ر جولائی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ نے اہل ربوہ اور بیرون جات سے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور ان سے خطاب فرما کر سفر کے الٰہی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں کی پرزور تحریک فرمائی۔

اس روز اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں مسجد مبارک پہنچ کر مغرب کی نماز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس موقعہ پر بیرون جات کے احباب بھی بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے نماز سے فارغ ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے پہلے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی اس دعائیہ نظم کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جو حضرت سیدہ موصوفہ نے ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بغرض تعلیم انگلستان روانگی کے موقعہ پر کہی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر یورپ کے سلسلہ میں اپنی ایک تازہ دعائیہ نظم پیش کی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے خطاب فرماتے ہوئے سفر یورپ کے الٰہی مقاصد بیان فرمائے اور احباب سے حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی۔ حضور کا یہ درد انگیز خطاب قریباً ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔

اس درد انگیز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین جن سے مسجد کا اکثر حصہ پُر تھا شریک ہوئے۔

بعدہٗ حضور نے جملہ حاضرین کو جو کئی ہزار افراد پر مشتمل تھے باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ مصافحوں کا سلسلہ پونے نو بجے رات سے مسلسل ساڑھے نو بجے تک جاری رہا جس سے فارغ ہونے کے بعد جملہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی!

۵۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جولائی کو صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمانے کے بعد کلاس میں شریک جملہ احباب اور بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا نجات کا ذریعہ اور تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ حضور نے فرمایا تعلیم القرآن کلاس کے اجراء کی غرض بھی یہی ہے کہ اس میں شرکت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ اور وہ اس نکتہ کو سمجھنے لگیں کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کریں اور وہ نتیجہ نہ نکلیں جو صحیح معرفت کے نکلتے ہیں۔ اس وقت تک ہم اللہ کا پیار حاصل نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ حضور نے شرکت کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان ایام کو قرآنی علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن مجید، ذکر الٰہی۔ اور دعاؤں میں بسر کریں۔

امسال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں جو نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے) ربوہ سمیت اضلاع پشاور۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مردان بہاولپور بہاولنگر۔ راولپنڈی، کیمبلپور، جہلم میانوالی گجرات۔ سیالکوٹ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ لاہور۔ سرگودہا۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ رحیم یارخان۔ ملتان منٹگمری۔ لائلپور۔ جھنگ۔ کراچی۔ حیدرآباد۔ تھرپارکر اور کوئٹہ قلات وغیرہ کے ۲۹۲ احباب اور ۱۹۰ مستورات کل ۴۸۲ طلباء و طالبات شرکت کر رہے ہیں۔

۶۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی کو ۶½ بجے شام ممبران تعمیر کمیٹی کی معیت میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی نے حضور کی خدمت میں اخراجات کی تفصیل پیش کی۔ حضور نے زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمانے کے بعد متعلقہ افسران اور کارکنوں کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ مسجد کی بنیادیں بھرنے کے بعد ستون قریباً مکمل ہو چکے ہیں عنقریب گیلری کی تعمیر اور چھت ڈالنے کا کام شروع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴